

### امیدِ اعتبار

از قلم سدرہ چوہدری

"سنو تم مجھ سے محبت کر لو۔"

وہ اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بولا تھا،

وہ جو سب سے چھپ کہ گھر کی پچھلی سائڈ پہ بیٹھی رو رہی تھی، اس نے سرعت سے سراٹھا کر بھیگی پلکوں سے اسے دیکھا تھا،

ہادی اس کے پاس اس کے قدموں میں بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا، اسکی آنکھوں میں چمک تھی، ایک التجا تھی کہ دیکھو انکار مت کرنا۔

اشمل نے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا تھا، اس کے قدموں میں بیٹھا ہادی وہ شخص تھا جس نے اس کی زندگی بچائی تھی لیکن ساتھ ہی پارسا ہونے کا حق بھی چھین لیا تھا اور تو اس کے حقوق بھی اپنے نام لکھوا لیے تھے، اور وہ کچھ بھی نہیں کر پائی تھی، نہ اپنے پارسا

## Classic Urdu Material

ہونے کا یقین دلا سکی تھی اور نہ یہ بتا سکی تھی کہ اس کے ساتھ یہ سب کرنے والا وہ شخص تھا جس سے اس نے سب سے زیادہ محبت کی تھی۔

ارے کہاں کھو گی آپ؟ میں تو مزاق کر رہا تھا آپ سے۔ (کیسے کہوں کہ میری پہلی نظر کی محبت ہو تم) اس نے نظریں چراتے ہوئے سوچا تھا۔

میں آپ کو دیکھنے آیا تھا کہ کہاں چلی گئیں، لہجہ سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے ہادی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

اشمل نے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں اور چپ چاپ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

اگر آپ لوگوں کا رومینس ختم ہو گیا ہو تو میں آ جاؤں کیا؟

اس سے پہلے کہ اشمل کچھ بولتی، زمل تیز تیز بولتی ہوئی آئی تھی۔ جس پہ ہادی نے اسے

گھور کر دیکھا تھا، اور وہ اشمل کے ساتھ جا کھڑی ہوئی تھی، اور ابھی کچھ مزید بولتی کہ

اشمل کی آنکھیں دیکھ کہ ایک دم منہ کھولا تھا اور غصے والے انداز میں بولی تھی۔

یہ کیا بھابھی اتنی پیاری آنکھوں کا یہ حال، آپ پھر سے ان لوگوں کے لیے رورہی ہیں

جنہوں نے آپ کی قدر نہیں کی۔

## Classic Urdu Material

ہاں نہیں کی انہوں نے میری قدر لیکن وہ، وہ لوگ ہیں جن سے میری سانسیں جڑی ہیں  
نہیں رہ سکتی میں ان سب کہ بغیر۔

اس سے پہلے کہ زلزلہ مزید بولتی اشمیل نے اسے ٹوک دیا تھا، اور اس پہ ہی غصہ نکالا تھا۔  
لیکن بھا بھی میں تو آپکو۔

کیا تم نہیں سننی مجھے تمہاری کوئی بات، نہ تمہارا مشورہ چاہیے، اشمیل نے تیزی سے زلزلہ  
کی بات کاٹی تھی جو کہ ہادی کو بہت برا لگا تھا۔

اشمیل پلیز اپنا لجا ٹھیک کریں، زلزلہ تو آپکو دلا سہ دینا چاہتی تھی لیکن آپ۔

میری زندگی تباہ کر دی آپ نے اور بہن دلا سہ دے رہی ہے زبردست، اشمیل نے تالیاں  
بجاتے ہوئے کہا تھا،

پتہ کیا مجھے کسی سے بات ہی نہیں کرنی، یہ کہتے ساتھ ہی اشمیل اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔  
زلزلہ اس کے پیچھے اندر کو لپکی تھی کہ اسے کھانا دے جانتی تھی کہ اس صبح سے کچھ نہیں  
کھایا اور نہ خود سے لے کے کھائے گی۔

## Classic Urdu Material

ہادی نے دونوں کو جاتے دیکھا تھا اور پھر بے بسی سے اپنا سر ہاتھوں میں گرا کر وہیں بیٹھ گیا  
تھا جہاں کچھ دیر پہلے اشمیل بیٹھی تھی۔

گڑیا، گڑیا رک جاؤ، گر جاؤ گی، کہتے ساتھ ہی بھاگ کر اسے بازوؤں میں اٹھالیا گیا تھا۔  
بھیا مجھے بھاگنا ہے، اتنی جلدی نہیں پکڑے جانا، مجھے بھاگنا ہے، کہتے ہوئے گڑیا نے منہ  
بسورا تھا۔

ارے میری گڑیا بھیا کی جان، بعد میں اور کھیلیں گے ابھی بس، تھک جائے گی نہ میری  
گڑیا، کہتے ہوئے ارمان اسے لیے اندر بڑھ گیا تھا۔

ارے ارمان کہاں تھے تم؟ اور یہ ہماری جان کو کہاں سے لائے ہو؟  
کہیں نہیں تاتیا جان، ہم گارڈن میں کھیل رہے تھے۔

## Classic Urdu Material

یہ کہتے ہوئے ارمان نے گڑیا کو نیچے اتارا تھا۔

باباجان بھیا نے مجھے کھیلنے نہیں دیا مجھے کھیلنا ہے ابھی، گڑیا نے ارمان کی شکایت لگائی تھی اور ان کی گود میں جا بیٹھی تھی۔

ارے تایا ابو پورا آدھا گھنٹہ کھلایا ہے اسے، تھک جائے گی یہ اس لیے اندر لے آیا۔

باباجان مجھے بھیا سے نہیں بولنا اب، میں اب ناراض ہوں بھیا سے، اب سے میں آپ کے ساتھ ہی رہا کروں گی، گڑیا نے ارمان کو چھوٹی انگلی دکھاتے ہوئے ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔

ارے میری گڑیا کو کس نے ناراض کر دیا، کس کی اتنی ہمت ہوئی کہ شاہوں کی وارث کو ناراض کرے، حسن شاہ نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا، انہوں نے گڑیا کو ناراض ہوتے دیکھ لیا تھا، سبکو سلام کہتے وہ اپنے بڑے بھائی علی شاہ کے پاس آ بیٹھے تھے، اور گڑیا فوراً ان کی گود میں جا پہنچی تھی۔

بابا میں بھیا سے ناراض ہو گئی ہوں بھیا نے مجھے کھیلنے نہیں دیا اور مجھے بلی کی طرح اٹھا کے اندر لے آئے، وہ ارمان کی شکایت لگاتے معصومیت سے بولی تھی۔

جس پہ سب نے قہقہہ لگایا تھا۔

## Classic Urdu Material

ارے تو ہماری جان ہے بھی تو ہماری بلی، بلی جیسی پیاری سی، معصوم سی، ہماری بلی کو کو کھیلنا ہے آؤ ہم کھیلتے ہیں، گڑیا اپنے بابا اور بابا جان کے ساتھ کھیلے گی، یہ کہتے ہی وہ گڑیا کو لیے گاڑن کی طرف چل پڑے تھے۔

علی شاہ اور ارمان بھی پیچھے ہی چل پڑے تھے گاڑن کی طرف جہاں ازان اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا اور ارمان گڑیا کو وہیں سے اٹھا کے لایا تھا جس پہ وہ ناراض ہو گئی تھی، اور اب وہ بھی باپ اور تایا کے پیچھے ہی نکلا تھا آخر کو گڑیا کو منانا بھی تو تھا وہ ناراض تھی تو اسکا دل کیسے مطمئن ہو سکتا تھا،

دیکھا بھا بھی یہ اب پھر گڑیا کو لیے چل پڑے، ایک گھونٹ پانی تک کا نہیں پیا۔ معصومہ شاہ نے جیٹھانی سے کہا تھا،

ارے معصومہ کیوں پریشان ہوتی ہو، تمہیں پتہ ہے نہ کہ سب گڑیا سے کتنی محبت کرتے ہیں گڑیا کو دیکھ کہ سب کچھ بھول جاتا ہے انہیں، اب اپنے جیٹھ صاحب کو ہی دیکھ لو زمینوں سے تھکے ہوئے آئے تھے لیکن گڑیا کو دیکھتے ہی ساری تھکن بھول گئے،

## Classic Urdu Material

لیکن بھابھی اس طرح تو نہیں نہ، مجھے بہت ڈر لگتا ہے، سسکی محبتوں سے، جتنا سب گڑیا کو چاہتے ہیں کہیں وہ بگڑ ہی نہ جائے۔ معصومہ شاہ نے فکر مندی سے کہا تھا،

ارے کیسی باتیں کرتی ہو، وہ ہماری گڑیا ہے، شاہوں کی وارث، سات نسلوں کے بعد شاہوں کو اولاد میں بیٹی ملی ہے، محبت تو قرض ہے گڑیا کا کہ جتنی محبت دیں گے اتنا ہی زیادہ قرض دار بنیں گے گڑیا کے، اور اسکی تربیت ایک نہیں دو دو مائیں کر رہیں ہیں، وہ شاہوں کی وارث، انکا غرور، انکا مان، انکا فخر بنے گی انشاء اللہ

ان شاء اللہ بھابھی ایسا ہی ہوگا۔

چلو اب ان فضول سوچوں کو چھوڑو اور کچن میں جاؤ، میں نے تازہ جوس بنا کے رکھا تھا، لے کے جاؤ باہر دو سبکو، اتنے میں میں ذرا کھانا دیکھ لوں کہ تیار ہوا یا نہیں

جی بھابھی جاتی ہوں کہتے ساتھ ہی معصومہ شاہ کچن کی طرف بڑھ گئی تھیں

---

میں اذان علی اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں۔

## Classic Urdu Material

ارے اذان یہ کیا کیا تم نے؟ علی شاہ نے نے غصے سے اذان کو تھپڑ مارا تھا،  
تو کیا کروں آپ ہی بتائیے باباجان؟ یہ اس شخص کے ساتھ کھڑی ہے، میری بیوی ہوتے  
ہوئے پرائے مرد کی بانہوں میں، طلاق دے دی ہے میں نے، اب رہے اسی کی بانہوں  
میں،

یہ کہتے ہوئے وہ ایک طرف رکھے صوفے پہ جا بیٹھا تھا۔  
اشمل کہاں تھی تم؟ تم جانتی تھی نہ کہ تمہاری کل رخصتی تھی، پھر کہاں چلی گی تھی وہ بھی  
مہندی کی رات اور واپس آئی بھی ہو تو دو دن اور دو راتیں گزارنے کے بعد ایک پرائے  
مرد کے ساتھ، تم نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا،  
کیا کمی تھی ہماری محبت میں، ہمارے خلوص میں جو تم نے ایسا کیا؟

باباجان یہ میں ہوں آپ کی گڑیا، آپ کی جان، میں نے ایسا کچھ نہیں کیا، میں گھر سے بھاگی  
نہیں تھی بلکہ اذان ہی لے کے گئے تھے مجھے۔



جلال شاہ اپنے علاقے کے جاگیر دار تھے، سارا علاقہ ان کے آگے سر جھکاتا تھا، اس لیے نہیں کہ وہ جاگیر دار تھے بلکہ اس لیے کہ وہ سب کو ان کے حقوق دیتے تھے، کسی کے ساتھ بھی ظلم نہیں ہوتے دیتے تھے، یہی وجہ تھی کہ لوگ عزت بھی دیتے تھے اور حکم سے انکار نہیں کرتے تھے۔

جلال شاہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے، انکی شادی نفیسہ بیگم سے ہوئی تھی، گزرتے وقت نے انکی گود میں دو بیٹے دیے تھے، لیکن بیٹی کی نعمت سے محروم تھے، پچھلی چھ نسلوں سے شاہوں کے خاندان میں بیٹی نہیں ہوئی تھی، ترس گیا تھا شاہ خاندان لیکن اللہ کی مصلحت کے آگے کوئی کیا کر سکتا ہے، جلال شاہ کے بڑے بیٹے علی شاہ نے اپنا بزنس شروع کیا تھا اور گاؤں سے شہر شفٹ ہو گئے تھے، اور چھوٹے بیٹے حسن شاہ نے باپ دادا کی جاگیر کو سنبھال لیا تھا، دونوں بیٹوں کے جوان ہوتے ہی ہر ماں باپ کی طرح انہوں نے بھی اپنے بیٹوں کے لیے رشتے دیکھنے شروع کیے تھے،

# Classic Urdu Material

شاہ خاندان کے بیٹے تھے، اور پھر سلجھے ہوئے، اپنے ماں باپ جیسے، سر جھکا کے چلتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ شاہوں کے بیٹے ہیں اور نفیسہ بیگم کی، کی گئی تربیت ہے،

ادھر ادھر دیکھتے دیکھتے جلال شاہ کو اپنے دوست کی سیٹیاں پسند آ گئیں، معصومہ شاہ اور رومانہ شاہ۔

علی شاہ اور حسن شاہ کی شادیوں کی تاریخ مقرر کر دی گئی تھی، ایک ہفتے بعد دونوں کی شادی تھی،

وقت کبھی رکتا نہیں ہے اسی طرح علی شاہ اور حسن شاہ کی شادی کا دن آ پہنچا تھا، دونوں بھائی شہزادے لگ رہے تھے، پورے گاؤں کو کھانا کھلایا گیا تھا ویسے کی دعوت کے طور پہ، دونوں بھائی خوش تھے،

اور جانتے نہیں تھے کہ اللہ نے ان کے لیے کیا کیا خوشیاں رکھی ہیں۔۔۔

آپی، آپی کدھر \_\_\_\_\_

ہیں آپ؟ معصومہ شاہ اپنی بڑی بہن جو کہ اب انکی جیٹھانی بھی تھی اسکو آوازیں دیتی ان کے کمرے تک آئی تھی،

## Classic Urdu Material

ارے آپ آپ یہاں ہیں اور میں آپکو سارے گھر میں ڈھونڈتی پھر رہی ہوں۔

رکوزرا معصومہ 24 سال سے تم مجھے آپ آپ کہتی آرہی ہو، تھک گی ہوں میں سن سن کہ،  
بھابھی بولا کرو مجھے، اب ہماری کوئی نند یا دیور جیٹھ تو ہے نہیں جو مجھے بھابھی کہے اس لیے  
اب تم مجھے بھابھی کہا کرو،

رومانہ شاہ نے معصومہ شاہ پہ رعب ڈالتے ہوئے کہا تھا،  
ارے چھوڑیں آپ، آپ کے لیے ایک سر پرانز ہے۔

ہر گز نہیں مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی، یا تو مجھے بھابھی بولو یا پھر نکلو میرے کمرے  
سے، چلو ر فو چکر ہو جاؤ،

رومانہ شاہ نے صاف بات سننے سے انکار کر دیا، جس پہ معصومہ شاہ غصے سے گھور رہی تھی  
اب۔

رومانہ شاہ جانتی تھیں کہ معصومہ شاہ کی کچھ دنوں سے طبیعت خراب ہے، آج حسن شاہ  
اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے تھے، اور اب یقیناً وہ یہی خوشخبری سنانے آئی تھی۔

## Classic Urdu Material

ٹھیک ہے بھا بھی، اب میں آپکو بھا بھی ہی کہوں گی لیکن میں نے اب آپکو بتانا بھی نہیں کہ  
کیا سر پرانز ہے،

ہاں تو ٹھیک ہے مت بتاؤ، حسن شاہ بتادیں گے کہ میں خالہ اور تائی بننے والی ہوں، انہوں  
نے معصومہ شاہ کی گال کھینچتے ہوئے کہا تھا۔  
ارے آپی آپکو کیسے

اوہ ہو میرا مطلب بھا بھی آپکو کیسے پتہ چلا، معصومہ شاہ نے شرماتے ہوئے کہا تھا۔  
ارے دیکھ لو پھر اب، تم نے اماں جان کو بتایا؟ ہمارے گھر کی پہلی خوشی ہے،

نہیں بھا بھی میں کیسے بتاتی، وہ کہہ رہے تھے کہ وہ بابا کو بتادیں گے،

ارے تم بھی حد کرتی ہو، اماں جان کو بتاتے ہیں چلو آؤ، ویسے بابا جان بھی وہیں ہیں،

## Classic Urdu Material

رومانہ شاہ نے معصومہ شاہ کا ہاتھ پکڑ کے اٹھایا تھا اور کمرے سے نکل آئی تھیں،

جیسے ہی وہ معصومہ شاہ کو لیے جلال شاہ کے کمرے میں داخل ہوئی، حسن شاہ کاغذات پھلائے بابا سائیں سے کچھ ڈسکس کر رہے تھے، اور علی شاہ بھی پاس ہی بیٹھے اماں جان کے پاؤں دبا رہے تھے۔

اماں جان معصومہ آپکو کچھ بتانا چاہتی ہے،

رومانہ شاہ کی بات پہ سب نے سر اٹھا کہ معصومہ کو دیکھا تھا جس پہ وہ شرم سے سرخ ہوتی معصومہ کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی، اسکی گھبراہٹ دیکھ کہ حسن شاہ نے اسے آنکھ مارتے ہوئے مسکرا کے دیکھا تھا، جس پہ وہ مزید رومانہ کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

ارے معصومہ بیٹی یہاں آؤ میرے پاس، بتاؤ کیا بات ہے،

اماں جان نے اسے اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا تھا، اور وہ سر جھکا کہ انکے بستر پہ جا بیٹھی تھی۔

علی شاہ اٹھ کے بابا سائیں اور بھائی کے پاس جا بیٹھے تھے، اور رومانہ شاہ بھی اماں جان کے پاس ہی جا بیٹھی تھی۔

## Classic Urdu Material

ہاں معصومہ کیا ہوا، کیا بتانا ہے اماں جان کو؟ حسن شاہ نے معصومہ کو دیکھتے ہوئے شرارت سے پوچھا تھا، جس پہ اس نے آگے سے آنکھیں نکال کہ دیکھا تھا،

ہاں بیٹی بتاؤ کیا بات ہے،

وہ اماں جان مجھے بتانا تھا کہ۔۔

ہاں کیا بتانا تھا، اتنا رک رک کہ کیوں بول رہی ہو، حسن شاہ نے ایک دفعہ پھر اسے تنگ کیا تھا

وہ اماں جان مجھے بتانا تھا کہ آپ۔۔۔ نہیں میرا مطلب کہ ہم۔۔۔

ارے کیا آپ ہم بتا دو کیا بات ہے ایویں سسپینس پھیلا رہی ہو حسن شاہ پھر بولے تھے

وہ اماں جان مجھے بتانا تھا کہ یہ باپ بننے والے ہیں، معصومہ نے جلدی سے اپنا جملہ پورا کیا تھا،

جس پہ حسن شاہ نے قہقہہ لگایا تھا،

## Classic Urdu Material

بابا سائیں اور علی شاہ بھی ہنس پڑے تھے اسکے انداز پہ۔

اچھا حسن شاہ باپ بننے والا ہے، تم ماں نہیں بنو گی کیا، اماں جان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا،

اور معصومہ نے شرما کے سر جھکا دیا تھا۔

ارے یہ تو بہت خوشی کی بات ہے، اللہ نے اپنا کرم کیا ہے، میں ابھی شکرانے کے نفل پڑھتی ہوں، کہ اللہ سوہنے نے ہمیں خوشی دی۔

ہاں میں ابھی صدقے کے بکرے منگوا کہ صدقہ کرتا ہوں، ہماری نسل پہ اللہ اپنا کرم کرے اور شیطان کے وار سے بچائے۔۔۔۔۔

آپریشن تھیٹر کے باہر وہ سب پریشانی سے بیٹھے تھے، حسن شاہ ادھر ادھر ٹہل رہے تھے، اماں جان بیٹھی مسلسل تسبیح کر رہی تھیں کہ اللہ معصومہ شاہ کی حفاظت کرے،

## Classic Urdu Material

حسن شاہ کبھی آپریشن تھیٹر کے دروازے تک جاتے اور کبھی اماں جان کے پاس آ بیٹھتے، لیکن انتظار تھا کہ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا، ڈاکٹر جب سے گئے تھے واپس نکلے ہی نہیں تھے کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔

بابا، بابا ماٹھیک تو ہیں نہ؟ ارمان نے حسن شاہ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا تھا،

حسن شاہ نے چونکتے ہوئے ارمان کو دیکھا تھا۔ تبھی وہ جلدی سے بولا تھا، بابا ازان بہت ڈرا ہوا ہے، ماما کو گرتے دیکھ کہ بہت ڈر گیا تھا، اس نے ازان کا ہاتھ پکڑ کے باپ کے سامنے کیا تھا۔

تم دونوں کو یہاں کون لایا ہے؟

چاچو ہم بابا جان کے ساتھ آئے ہیں، چاچو چاچی کو دیکھنا ہے، ہمارے بے بی کو بھی دیکھنا ہے، ازان نے جلدی سے اپنے آنے کی وجہ بتائی تھی۔

دیکھیں گے تھوڑی دیر تک ابھی تم دونوں اماں جان کے پاس جا کے بیٹھو۔ اور دعا کرو تمہاری چاچی کو کچھ نہ ہو۔



## Classic Urdu Material

ارمان شاہ معصومہ اور حسن شاہ کا بیٹا تھا، اور ازان رومانہ اور علی شاہ کا دونوں کی عمروں میں پانچ سال کا فرق تھا، اب جب ارمان دس سال کا تھا، حسن شاہ مزید اولاد کی نعمت پانے سے مایوس ہو گئے تھے اللہ نے اپنا کرم کیا تھا، رومانہ شاہ اور اماں جان نے دن رات اس کا خیال رکھا تھا، اور اب جب آخری ماہ چل رہا تھا کہ ایک دم معصومہ چکر آنے سے سیڑھیوں سے گر گئی تھیں، انہیں فوراً ہسپتال لے آئے تھے، ڈاکٹر آپریشن روم میں لے گئے تھے اور دو گھنٹے سے وہ لوگ باہر انتظار کر رہے تھے کہ اللہ ان پہ رحم کرے، لیکن انتظار تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا، انتظار کتنا جان لیوا ہوتا ہے، انتظار میں جان کیسے مٹھی میں آ جاتی ہے، زندگی ہوتے ہوئے بھی سانس لینے کی تکلیف کوئی اس وقت حسن شاہ سے پوچھتا جو اس اذیت سے گزر رہے تھے۔

مبارک ہو حسن شاہ صاحب آپ کو اللہ نے بیٹی دی ہے یہ کہتے ہی نرس نے کپڑے میں لپٹا ایک ننھا وجود پکڑ لیا تھا، جوانکی بیٹی تھی،

سسر میری بیوی کیسی ہے؟ نرس مڑنے ہی لگی تھی کہ حسن شاہ نے روک لیا تھا۔

## Classic Urdu Material

وہ اب خطرے سے باہر ہے لیکن گرنے کی وجہ سے انہیں چوٹیں بہت آئی ہیں ابھی کچھ دن انہیں زیرِ علاج رکھا جائے گا۔ ابھی ہم تھوڑی دیر تک انہیں کمرے میں شفٹ کر رہے ہیں پھر آپ ان سے مل لیجیے گا۔

یہ کہتے ہی نرس واپس اندر چلی گئی تھی

بابا بابا یہ میری گڑیا ہے نہ؟ ارمان نے باپ کے ہاتھوں سے بچی کو پکڑتے ہوئے کہا تھا، اماں جان دیکھیں ہماری گڑیا، چاچا کو ڈاکٹر نے لا کے دی ہے، ازان نے اماں جان کو ہلا کے بتایا تھا، اماں جان نے فوراً کچھ پڑھ کے دم کیا تھا، اور اللہ کا شکر ادا کیا تھا، حسن تم اپنے بابا سائیں کو بتاؤ کہ اللہ نے ہمارے خاندان کو بیٹی دی ہے، جو ہماری وارث ہوگی، انہوں نے بچی کو چومتے ہوئے کہا تھا۔

جی اماں جان بابا سائیں کو بتا دیا ہے اور بھائی بھابھی کو بھی،

بھائی تو فوراً شکرانے کے نفل ادا کرنے چلے گئے ہیں مسجد میں

## Classic Urdu Material

آج شاہوں کی حویلی میں جشن کا سماں تھا، ہر طرف گہما گہمی، سارے دوست احباب،  
رشتہ داروں کی دعوت کی گئی تھی، پورے گاؤں کو بھی دعوت پہ بلایا گیا تھا،  
آج حسم شاہ کی بیٹی کے عقیقے تھے، اور اس بات کا جشن کہ شاہوں کے خاندان کو اللہ نے  
ساتھ نسلوں کے بعد بیٹی تھی،  
آخر جشن تو بنتا تھا

ارمان نے بچی کو گڑیا کا نام دیا تھا جس پہ سب مسکرا اٹھے تھے وہ تھی بھی تو بالکل گول مٹول  
سرخ پھولے ہوئے گال ٹماٹر جیسے گڑیا ہی تو لگتی تھی۔

کھانے کے بعد بابا سائیں اپنے کرسی پہ آبیٹھے تھے اور سب نے اپنی جگہ جگہ سنبھال لی  
تھی، تو بابا سائیں بولنا شروع ہوئے تھے

جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے کہ ہمارے دو پوتے ہیں الحمد للہ اور جائیداد کے وارث بھی  
بیٹے ہوتے ہیں، لیکن ہماری کوئی بہن نہیں تھی، بیٹی نہیں تھی، پھوپھی نہیں تھی، ہمارا  
خاندان کی نسلوں سے بیٹی کے لیے ترس رہا تھا تو ہم نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اللہ نے

## Classic Urdu Material

ہمارے بیٹوں کو بیٹی دی تو وہ ہماری وارث ہوگی، اور آپ جانتے ہیں اللہ نے ماشاء اللہ ہمیں پوتی دی ہے، ہم نے اسکا نام اشمل شاہ رکھا ہے اور آج ہم اپنی آدھی جائیداد اسکے نام کرتے ہیں اور وصیت کرتے ہیں کہ اشمل ہماری وارث ہوگی۔ ہمارے اس فیصلے پہ سبھی گھر والے راضی ہیں کسی کو بھی اعتراض نہیں۔ آپ سب لوگ آئے ہماری خوشی میں شامل ہوئے، آپ سب کا تہہ دل سے مشکور ہیں ہم۔

---

بابا، بابا مجھے ازان کے ساتھ کرکٹ کھیلنی ہے۔

گڑیا جیسے ہی گارڈن میں پہنچی تھی ازان کو اپنے دوستوں کے ساتھ کرکٹ کھیلتے دیکھ کہ فوراً بولی تھی۔

ازان ازان مجھے بھی کھیلنی ہے کرکٹ۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ میرے ساتھ نہیں کھیل سکتی تم۔

## Classic Urdu Material

کیوں یہ تمہارے دوست بھی تو کھیل رہے ہیں۔

ہاں کیونکہ وہ میرے دوست ہیں اور لڑکے بھی۔

بابا، باباجان دیکھیں اشمیل کو اس نے دور سے ہی حسن شاہ اور علی شاہ کو آواز دی تھی۔

گڑیا آجاؤ ہم وہاں کھیلتے ہیں کرکٹ، بابا اور باباجان کے ساتھ، یہ ازان کے دوست ہیں ہم

نہیں کھیل سکتے ان کے ساتھ۔ ارمان نے ازان کو غصے میں دیکھ کہ فوراً گڑیا کو پچکارا تھا۔

کیوں بھیا مجھے کھیلنا ہے۔

اشمیل گڑیا وہ لڑکے ہیں آپ تو میری گڑیا ہونے، گڑیا لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلتی۔

آپ بھی تو لڑکے ہو بھیا، ازان بھی، آپ بھی تو میرے ساتھ کھیلتے ہیں۔

ہاں نہ کیونکہ میں آپکا بھیا ہوں اور ازان بھی لیکن ازان کے دوست ہمارے بھائی نہیں ہیں

اس لیے۔

نہیں ازان میرا بھیا نہیں ہے، بہت برا مجھے ڈانٹتا بھی اور اپنے ساتھ کھلاتا بھی نہیں، اس

لیے میرے بھیا بس آپ ہو، کہتے ہوئے ارمان کے بازو کے ساتھ جا لگی تھی۔

## Classic Urdu Material

گڑیا وہ دیکھو بابا اور بابا جان بلا رہے ہیں، چلو چلتے ہیں کہتے ساتھ ہی ارمان اس کا ہاتھ پکڑ کے گاڑن کے دوسرے حصے کی طرف بڑھ گیا تھا، جہاں حسن شاہ اور علی شاہ بیچ پہ بیٹھے اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے جو کہ اب ماشاء اللہ بڑے ہو رہے تھے، ارمان 18 سال کا ہو گیا تھا، سیکنڈ ایئر میں تھا اور ازان تیرہ سال کا ہو گیا تھا جو کہ نویں جماعت میں تھا اور آخر میں تھی گڑیا اس گھر کی اکلوتی بیٹی جو کہ آٹھ سال کی تھی تو ابھی تیسری جماعت میں تھی۔ اس گھر کے تینوں بچے ذہین تھے مگر اشمیل سب سے زیادہ تیز اور ہوشیار تھی۔ دونوں بھائیوں نے بچوں کو دیکھتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کیا تھا اوع انکی لمبی زندگی اور دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

ابھی ارمان اشمیل کو لے کہ باپ اور تایا کے پاس پہنچا ہی تھا کہ بلیک پراڈ و گیٹ سے اندر داخل ہوئی تھی، جسے دیکھتے ہی سب حیران رہ گئے تھے کیونکہ بابا سائیں اور اماں جان ساتھ والے گاؤں گئے تھے ایک ہفتے کے لیے اور تین دن بعد ہی لوٹ آئے تھے۔ وہ سب جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھے تھے جس سے بابا سائیں اتر چکے تھے اور اماں جان کی اترنے میں مدد کر رہے تھے۔

## Classic Urdu Material

گڑیادور سے ہی داداسائیں، داداسائیں کرتی بھاگی تھی۔

انہوں نے فوراً اسے اٹھالیا تھا اور اپنے بازوؤں میں چھپالیا تھا، اس کا ایک گال چوما تھا ہمیشہ کی طرح اور اس نے فوراً دوسرا گال آگے کر دیا تھا۔

داداسے پیار لے کہ فوراً دادی کی طرف بازو کر دیے تھے جس پہ دادی نے بھی فوراً اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

باقی سب بھی ان سے ملے تھے اور اندر کی طرف بڑھ گئے تھے۔

معصومہ دیکھو کون آیا ہے۔ حسن شاہ نے اپنی بیوی کو آواز دی تھی وہ جوان کے لیے جوس لے کے گارڈن میں جانے والی تھیں وہیں آگئی تھی، جوس کے جگ اور گلاس والی ٹرے وہیں میز پہ رک دی تھی اور خود باباسائیں اور اماں جان سے پیار لیا تھا، پیچھے ہی رومانہ شاہ بھی آگئی تھی،

ارے باباسائیں آپ لوگ تو ایک ہفتے کے لیے گئے تھے نہ پھر اتنی جلدی واپس کیوں آگئے۔

## Classic Urdu Material

ہاں بس تم لوگوں کو تو پتہ ہے ملک کریم کی بیٹی کی شادی تھی، شادی خیر خیریت سے ہو گئی بعد میں ہمارا کچھ زمین خریدنے کا ارادہ تھا لیکن جس نے بیچنی تھی ایک تو وہ شہر گیا ہوا تھا دوسرا ہم اپنی بیٹی سے دور تھے، ہمارا دل نہیں لگا، رہ رہ کہ بیٹی کی یاد ستارہی تھی تو بس پھر ہم نے ان سے اجازت لی اور چلے آئے۔

اب تم لوگوں کے سامنے ہیں۔

اشمل کو دیکھا ہے تو اب محسوس ہو رہا ہے کہ ہم زندہ ہیں ورنہ تین دن سے تو ایسا لگ رہا تھا کہ بس سانس لے رہے ہیں۔

کیا داد اسائیں اب بس اشمل کے لیے واپس آئے ہیں؟ آپ کو میری یاد نہیں آئی؟ ازان بابا سائیں کو آتے دیکھ کہ اپنے دوستوں کو بھیج کہ اب اندر آیا تھا اور بابا سائیں کی بات سن کہ فوراً اختلاف کیا تھا۔

ارے میرے شیر، تم تو جان ہو دادا کی اور ارمان بھی لیکن اشمل تو پتہ ہے نہ زندگی ہے تمہارے دادا سائیں کی، اشمل ہے تو تمہارے دادا سائیں ہیں۔



## Classic Urdu Material

داد اسائیں اتنی یاد آرہی تھی تو آپ اسے ساتھ لے جاتے نہ پیچھے یہ مجھے تو تنگ نہ کرتی۔ ازان نے فوراً شکایت لگائی تھی۔

ہاں بابا سائیں آئندہ آپ اشمیل کو ساتھ ہی لے جائیے گا، تاکہ آپ کا دل آپ کے ساتھ رہے۔ علی شاہ نے مزاقا کہا تھا۔

ارے علی شاہ ہم لے تو جاتے لیکن اشمیل کوئی معمولی لڑکی نہیں شاہوں کی بیٹی ہے اور شاہوں کی بیٹی دوسروں کے درپہ جائے ایسا نہیں ہو سکتا۔

رکوا اشمیل کہاں جا رہی ہو تم؟ اس سے پہلے کہ اشمیل گاڑی سٹارٹ کر کے نکل جاتی ازان نے اسے روکا تھا،

میں داد اسائیں کے پاس ڈیرے پہ جا رہی ہوں، تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

کیا تم ڈیرے پہ جا رہی ہو؟ کس نے اجازت دی تمہیں؟

مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں، اشمیل شاہوں میں، اس خاندان کی وارث۔ اشمیل بھی آگے سے غرور سے بولی تھی۔

## Classic Urdu Material

لیکن تم جاکو رہی ہو؟ ازان نے اسکے غرور کو نظر انداز کر کے اگلا سوال پوچھا تھا۔  
ڈیرے پہ آج پنچائت ہے اور میں اسی لیے جارہی ہوں۔ اشمیل نے بھی فوراً جواب دیا تھا  
ہر گز نہیں پنچائت میں تم نہیں جاسکتی، مردوں کی پنچائت ہے اس میں تمہارا کیا کام؟  
اور تم شاید بھول رہے ہو کہ داد اسائیں نے مجھے وارث بنایا ہے اس لیے آج فیصلہ بھی میں  
کروں گی۔

وہ تو تم تب کرو گی نہ جب تم جاؤ گی۔

اور مجھے جانے سے روکے گا کون تم یہ بتانا پسند کرو گے؟  
میں روکوں گا، یہ کہتے ہی ازان نے اس کی گاڑی کی چابی نکال لی تھی اور دروازہ کھول کر  
اشمیل کو بازو سے پکڑ کے باہر نکالا تھا، اور کھینچتے ہوئے اندر لے گیا تھا۔  
اور لے جا کہ لاؤنج میں دادی کے تخت ک  
پہ دھکیل دیا تھا،

## Classic Urdu Material

تم، تمہاری اتنی ہمت ازان شاہ کہ تم اشمٰل شاہ کے ساتھ ایسا سلوک کرو، میری گاڑی کی چابی دوا بھی اسی وقت۔ اشمٰل غصے سے چلائی تھی۔

ازان یہ کیا بد تمیزی ہے؟ تم جانتے ہو تمہاری اس بد تمیزی کی تمہیں کڑی سزا مل سکتی ہے، تم اشمٰل کو اس طرح کیوں لائے ہو اور اس کی گاڑی کی چابی دوا سے واپس۔

دادی سائیں چابی تو میں اسے نہیں دوں گا، اور مجھے کیوں سزا ملے گی، آپ کو معلوم ہے یہ جا کہاں رہی تھی؟ ڈیرے پہ پنچائت میں۔

مردوں کی پنچائت میں یہ منہ اٹھا کہ چل پڑی، اسے سنبھالیں واپس آکر بات کروں گا، یہ کہتے ہی ازان نے قدم بڑھا دیے تھے۔

رکوازان شاہ دادی نے غصے سے بولا تھا اور وہ فوراً رکا تھا جانتا تھا کہ جب دادی غصے میں ہوتی ہیں تو اسے پورا نام لے کے ہی بلاتی ہیں اب بھی جیسے ہی ازان شاہ کہا تھا وہ فوراً رکا تھا اور پلٹ کے دادی کے پاس آیا تھا۔

## Classic Urdu Material

اشمل ابھی تمہارے ساتھ ڈیرے پہ جائے گی کیونکہ تمہارے داداسائیں نے پچھلے ہفتے ہی اشمل کو پنچائت کی سردارن بنایا ہے، اور اپنی گدی نشین بھی، اب سے ہر فیصلہ اشمل کرے گی، کیونکہ اشمل اس خاندان کی وارث ہے تو یہ حق بھی اسی کا ہے۔

لیکن دادی جان مجھے تو کسی نے نہیں بتایا اس بارے میں، اور یہ حق اشمل کا کیسے ہو سکتا ہے، یہ اس گھر کے بیٹوں کا ہے، ارمان بھائی کا اگر وہ نہیں تو پھر میرا۔

اس خاندان کا وارث کون بنے گا کون نہیں یہ فیصلہ تمہارے داداسائیں اور میں کریں گے تم نہیں۔

اور ہم نے شروع سے فیصلہ کیا تھا کہ اگر اس خاندان کو اللہ نے بیٹی دی جو کہ سات نسلوں کے بعد ملے گی تو وہی وارث ہوگی اس خاندان کی اور فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور تمہیں کیسے بتاتے تم تو آج ہی شہر سولوٹے ہو مہینے بعد تو کیسے بتاتے۔ اور یہ بات تم شروع سے جانتے ہو اشمل کی پیدائش کے بعد سے کہ جب تمہارے داداسائیں نے سب کے سامنے فیصلہ سنایا تھا۔

لیکن دادی جان مجھے بے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا کیا میرا کوئی حق نہیں۔

## Classic Urdu Material

اب بتا دیا ہے نہ ختم کرو اس بحث کو اور لے کے جاؤ شامل کو۔  
میں شامل کو لے کے نہیں جا رہا دادیازان نے جلدی سے دادی کی بات کاٹی تھی۔  
ٹھیک ہے مت لے کے جاؤ پھر تم بھی نہیں جاؤ گے یہ میرا حکم ہے، اور شامل کی گاڑی کی  
چابی دوا سے۔  
ٹھیک ہے نہیں جاتا میں بھی لیکن اسے لے کے نہیں جاؤں گا، یہ کہتے ہی اس نے گاڑی کی  
چابی دادی کے تخت پہ پھینکی تھی اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔  
ازان کو غصے سے جاتا دکھ کہ شامل نے سر جھٹکا تھا، اور جھک کہ چابی اٹھائی تھی،  
اچھا دادی میں چلتی ہوں اگر دیر ہوگی تو بہت برا لگے گا کہ پہلی پنچائت میں ہی میں دیر سے  
پہنچی، اور اس بات کو لے کے دادا سائیں یا بابا کا سر جھکے مجھے اچھا نہیں لگے گا۔ اور دادی کو  
پیار کرتی چل دی تھی۔

شامل جیسے ہی پنچائت میں پہنچی تھی سب احتراماً کھڑے ہو گئے تھے، اور سر جھکا لیے  
تھے، شامل ایک توانکی سرداد تھی اور پھر تھی بھی شاہوں کی بیٹی۔

## Classic Urdu Material

داد اسائیں فوراً اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور اسے اپنی جگہ بٹھایا تھا، جہاں دائیں بائیں پہلے سے حسن شاہ اور علی شاہ بیٹھے تھے، جو آج خاص طور پر اس پنچائت کا حصہ بنے تھے کہ انکی بیٹی کیسے پنچائت میٹاتی ہے، اپنے دادا کی طرح حق کا فیصلہ دیتی ہے یا پھر اپنا پہلا فیصلہ ہی غلط کر جاتی ہے۔

اشمل نے بیٹھتے ہی باپ اور تایا کو سلام کہا تھا اور باقی لوگ بھی بیٹھتے چلے گئے تھے۔  
ہاں بولو کرم دین کیا کہتے ہو؟

بی بی سائیں کیا کہنا ہے، اس نے ایک بڑی چادر میں لپیٹی اپنی بیٹی کو کھڑا کیا تھا یہ کہتے ہوئے کہ یہ میری دھی ہے سکینہ جس کا ویاہ پچھلے سال ہی میں نے یہ فضل دین کے بیٹے فیصل سے کیا تھا، اب جب ویاہ کو ایک سال ہو گیا ہے اور میری دھی دوجی سے بھی ہے تو یہ میری دھی کو بد کردار کہہ کہ میرے دروازے پہ چھوڑ گیا ہے یہ کہہ کر کہ جلدی طلاق بھی دے دے گا۔

## Classic Urdu Material

بی بی میری دھمی سب کے سامنے پلے بڑھی ہے پورا گاؤں جانتا ہے کہ میری دھمی میں عیب نہیں، آپ بتائیں اس الزام اور طلاق کے بعد میری دھمی کہاں جائے، بی بی مجھے انصاف چاہیے۔

ٹھیک ہے چاچا بیٹھو، انصاف بھی ہو گا میں زرا فیصل کی بھی بات سن لوں۔ دونوں طرف سے سن کر ہی فیصلہ ہو گا۔

جی بی بی سائیں جو حکم آپکا۔ کہتے ہی کرم دین اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا تھا۔

ہاں فیصل اب تم بولو کیا کہتے ہو؟ کیوں اپنی بیوی پہ الزام لگایا؟

بی بی سائیں الزام نہیں لگایا، یہ سچ ہے، اس کا کسی پرانے مرد کے ساتھ چکر ہے۔

بی بی سائیں یہ جھوٹ بول رہے ہیں الزام لگا رہے ہیں مجھ پہ۔ اس الزام پہ سکینہ فوراً بولی تھی۔

امید اعتبار

از قلم سدرہ چوہدری

چوتھی قسط

میں اسے نہیں رکھ سکتا اسکا کسی کے ساتھ چکر ہے موبائل پہ، یہ چھپ چھپ کے بات کرتی ہے۔

کیا تم نے اسے بات کرتے دیکھا خود؟ تم نے پوچھا نہیں؟ موبائل چیک نہیں کیا کیا؟  
بی بی جی کیسے چیک کرتا یہ دیتی ہی نہیں موبائل۔

اور اتنی سی بات پہ تم نے اسے بدکردار کہہ دیا؟

بی بی سائیں بدکردار کہا نہیں میں نے اپنی آنکھوں سے اسے کسی مرد کے ساتھ دیکھا تھا  
جب تک میں پہنچا، اسے بھگا دیا اس نے۔



## Classic Urdu Material

بی بی سائیں یہ الزام لگا رہا ہے مجھ پہ، اصل میں تو یہ خود دوسراویہ کرنا چاہتا ہے۔

ہاں کرنا چاہتا ہوں تو اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے مجھے، مرد ہوں میں، چار بیویاں رکھ سکتا ہوں، فیصل تیزی سے سکینہ کی بات کاٹ کر بولا تھا۔

ہاں تو پتر کر لیتے دوسراویہ میری دھی کو بد کرداری کا جھوٹا الزام کیوں لگا رہے ہو۔ کرم دین بھی غصے سے بولا تھا۔

ہاں فیصل اب جب تم اسلام کی بات کر رہے ہو تو چلو اسلام کے مطابق تمہارا فیصلہ ہوگا۔  
اشمل نے سب کو چپ کر دیا کہ فیصل کو کہا تھا۔

ہاں لاؤ ثبوت دو سکینہ کی بد کرداری کا، چار گواہ لاؤ جنہوں نے اسے بد کرداری کرتے دیکھا ہو۔

میں چار گواہ کہاں سے لاؤں بی بی یہ تو سارا دن گھر ہوتی ہے کونسا ہر کوئی میرے گھر آتا ہے جو کسی نے اسے دیکھا ہو۔

ہاں بھی کوئی ایسا شخص جس نے کرم دین کی بیٹی کو برائی کرتے دیکھا ہو تو اٹھے اور گواہی دے مجھے۔ اشمل نے سب لوگوں کو بولا تھا۔

## Classic Urdu Material

لیکن ایک بھی شخص گواہی دینے نہیں اٹھا تھا۔

ہاں فیصل یہاں تو ایک شخص بھی ایسا نہیں جس نے سکینہ کو بدکرداری کرتے دیکھا ہو۔ اب تم کیا کہو گے؟

بی بی سائیں میں قرآن پہ ہاتھ رکھ کے قسم کھانے کو تیار ہوں کہ میں نے اسے بدکرداری کرتے دیکھا ہے۔

تم قرآن کی قسم کھاؤ گے؟ تم اتنا پڑھ لکھ کہ ایسی بات کیسے کر سکتے ہو؟ قرآن اللہ نے اس لیے نہیں اتارا کہ تم جیسے لوگ اس کی قسم کھائیں، یہ ہدایت الہی کے لیے ہے، پڑھنے اور عمل کے لیے ہے، اس مقدس کتاب میں ہمارا رب خود کہتا ہے کہ قسم صرف اللہ کی کھاؤ اور تم اس کے اتارے گئے نور کی قسم کھانے کا کہہ رہے ہو؟ جانتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کسی کی بھی قسم کھانا شرک کے زمرے میں آتا ہے۔ اشمیل فوراً غصے سے بولی تھی۔

تو بی بی سائیں آپ ہی بتائیں میں کیا کروں؟

## Classic Urdu Material

جب بیوی پہ الزام لگا کے گھر سے نکالا ہے، یہ یاد ہے کہ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے تمہیں اور یہ نہیں معلوم کہ بیوی پہ الزام کا معاملہ کیسے حل کرنا ہے۔  
چلو یہ بھی میں ہی بتاتی ہوں تمہیں۔

قرآن میں سورۃ النور میں اللہ نے کہا ہے کہ بیوی پہ الزام لگاؤ تو چار گواہ لاؤ نہیں ہیں تو اللہ کی قسم کھا کہ کہو کہ تم نے اپنی بیوی کو برائی کرتے دیکھا ہے اور پانچویں دفعہ اللہ کی قسم کھا کہ کہو کہ اگر تم جھوٹے ہو تو تم پہ اللہ کا عذاب ہو۔

اب تم سب کے سامنے قسم کھا کہ خود کو سچا ثابت کرو کہ پھر باقی کا فیصلہ کروں میں۔  
اشمل کی بات سن کے وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا قسم کھانے کے لیے اس سے پہلے کہ قسم کھاتا فضل دین اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور فیصل کو تھپڑ مارا تھا، سب حیران رہ گئے تھے۔

بی بی سائیں یہ جھوٹا ہے، جھوٹی قسم کھانے والا ہے، میری بہو ایسی نہیں ہے، بہت پاکیزہ اور حیا والی بچی ہے۔ یہ بد ذات خود کسی اور کے عشق میں ڈوبا ہوا ہے، یہ میری بہو تو اتنی شاکر اور صابر بچی ہے کہ اس کے الزام پہ بھی اس نے آپکو کچھ نہیں بتایا، فضل دین نے

## Classic Urdu Material

اشمل کو حقیقت بتائی تھی، اور اپنی سچائی اپنے ہی باپ کے منہ سے سن کہ فیصل چپ کر کے اپنے باپ کے قدموں میں ہی بیٹھ گیا تھا۔

ہاں بھی سکینہ اب تمہارا کیا فیصلہ ہے؟ ابھی بھی شوہر کے ساتھ رہنا ہے؟ طلاق لینی ہے یا بنا طلاق کے اس سے الگ رہنا ہے؟ اشمل نے فضل دین کی بات سن کے سکینہ سے پوچھا تھا۔

بی بی سائیں آپ ہی فیصلہ کرو، آپ جو فیصلہ کرو گی مجھے قبول ہو گا۔ اس نے بدکرداری کا الزام لگا کہ دل چھلانی کر دیا ہے ایک ازیت سے دوچار کیا ہے کہ جسم کارواں رواں درد میں تھا اور میں سوائے صبر کے اور اپنے پاک رب کے فیصلے کے انتظار کے کچھ نہیں کر سکتی تھی، دیکھ لیں بی بی سائیں پورا گاؤں گواہ ہے میری پاکدامنی کا اور اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے۔  
جواباً سکینہ بولی تھی

بی بی سائیں مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گی میں دوسری شادی کرنا چاہتا تھا اور اسکی شرط تھی کہ میں اسے طلاق دوں پہلے، لیکن بی بی اب میں سمجھ گیا جو اللہ کرتا ہے بہتر کرتا

## Classic Urdu Material

ہے، یہ میرے لیے اللہ کا تحفہ ہے، میں نے اس پہ بد کرداری کا الزام لگایا، پنچائت میں لے آیا لیکن اس نے مجھ پہ کوئی الزام نہیں لگایا، مجھے بد کردار نہیں کہا، مجھے معاف کر دیں بی بی سائیں میں سکینہ سے بھی معافی مانگتا ہوں آپ کہیں تو میں اس کے پاؤں پکڑنے کو بھی تیار ہوں، اسے کہیں بس مجھے معاف کر دے۔ فیصل نے اشمیل کے سامنے گٹھنے ٹیک کہ اور ہاتھ جوڑ کہ بیٹھ گیا تھا۔

ہاں سکینہ فیصلہ تو ہو گیا، بے شک اللہ اپنے با کردار بندوں کو رسوا نہیں کرتا، تم چاہو تو طلاق لے لو تمہارا حق ہے، لیکن یاد رکھنا تمہاری کوکھ میں فیصل کا بچہ ہے، جو کل اس دنیا میں بھی آئے گا اور باپ کے بارے میں سوال بھی کرے گا، معاف کرنا آسان نہیں ہوتا خاص کر اس انسان کو جو اپنے لفظوں سے آپ کے وجود کو پیل پیل کی افیت میں جھونک دے، لیکن اللہ اپنے ان بندوں کو پسند کرتا ہے جو دوسروں کے قصور معاف کرتے ہیں، تم بھی معاف کر دو اپنے شوہر کو اپنی اچھی زندگی گزارو، اور اگر تم طلاق لینا چاہو تو یاد رکھو کہ طلاق کے بعد کی زندگی بہت مشکل ہو جائے گی، یہ معاشرہ تمہیں پیل پیل مارے گا، ہر سانس کے ساتھ یہ معاشرہ تمہیں ایک نیاز خم دے گا جو ہر پچھلے زخم سے زیادہ تکلیف دہ ہوگا، طلاق ایک ایسا عمل ہے جو اللہ نے جائز رکھا ہے اور سب سے زیادہ ناپسند ہے اللہ کو،

## Classic Urdu Material

میرا یہی فیصلہ ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ اپنے گھر جاؤ، لیکن تم کیا چاہتی ہو آخر میں تمہارا ہی فیصلہ ہوگا۔

بی بی سائیں میرے اللہ نے میرا ساتھ دیا ہے، مجھ پہ لگے الزام کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے جب میرے اللہ نے مجھے ذلیل و رسوا نہیں ہونے دیا تو میں کیسے اپنے رب کا ناپسندیدہ عمل کروں، اپنے اللہ کے لیے، اسکی رضا کی خاطر معاف کرتی ہوں میں اسکو۔

بیت اچھا فیصلہ ہے، جو فیصلہ اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے اللہ اس پہ کبھی پچھتاوا نہیں دیتا، اللہ تمہیں ہر خوشی دے، سدا سہاگن رہو۔

جاؤ فیصل لے کے جاؤ اپنی بیوی کو اور قدر کرو اسکی جو تمہیں اللہ نہ جانے تمہارے کس عمل کے بدلے میں تحفتاً دی ہے۔

جی جی بی بی سائیں ایسا ہی ہوگا، میں اسے کوئی دکھ نہیں دوں گا آپکا شکریہ بی بی سائیں۔

آگئے آپ سب لوگ، کب سے انتظار کر رہے ہیں، کیا بنا پنچائت کا؟ کیا فیصلہ دیا میری بیٹی نے؟ اماں جان نے سب کو ہال میں آتے دیکھ کہ فوراً پوچھا تھا، اور اشمیل جوان سے پیار

## Classic Urdu Material

لینے کو جھکی تھی اسے پیار کر کے اپنے پاس ہی بٹھالیا تھا، اور یہ سب دیکھ کہ ازان فوراً اٹھ کے اپنے کمرے کو چل دیا تھا۔

ارے اماں جان ہماری بیٹی غلط فیصلہ کر سکتی ہے کیا؟ سکینہ کے شوہر نے جھوٹا الزام لگایا تھا، معافی مانگ لی اس نے اور اشمیل کے سمجھانے پہ سکینہ نے اسے معاف بھی کر دیا، ہماری بیٹی نے ہمارا سر فخر سے اونچا کر دیا ہے۔

اچھا ماشاء اللہ مجھے پتہ تھا ہماری بیٹی اپنے دادا سائیں کا سر نہیں جھکائے گی اور یہ تم دونوں بھائی بھی آگئے اشمیل بھی آگے لیکن تمہارے بابا سائیں کہاں ہیں؟ وہ تمہارے ساتھ نہیں آئے کیا؟

ارے دادی سائیں نکلے تو اکٹھے تھے ہم وہاں سے لیکن راستے میں دادا سائیں ایک پھولوں والے کے پاس رک گئے کہتے تم چلو میں ذرا تمہاری دادی سائیں کے لیے گجرے بنوالاؤں بہت پسند ہیں انہیں،

اشمیل نے ہنستے ہوئے دادی سے کہا تھا۔

## Classic Urdu Material

ارے ہٹو، یہ میری عمر ہے گجرے پہننے کی بھلا؟ حد کرتے ہیں تمہارا دادا بھی، دادی نے فوراً سٹپٹا کے جواب دیا تھا۔

جس پہ اشمل نے زور سے قہقہہ لگایا تھا اور باقی سب بھی ہنس دیے تھے۔

ارے اماں جان یہ آپکی بیٹی آپکو تنگ کر رہی ہے، بابا سائیں کو تو ابھی کچھ کام تھا اس لیے ڈیرے پہ رک گئے شام تک آجائیں گے، ہم تو اپنی بیٹی کے ساتھ ہی آگئے خوشی میں، علی شاہ نے فوراً اماں کو جواب دیا تھا۔ کیا بابا جان آپ نے کیوں بتایا دادی کو دیکھیں تو کیسے لال گلاب ہو رہی تھیں دادا سائیں کے نام پہ، اشمل نے فوراً منہ بنا کے علی شاہ سے کہا تھا۔

اشمل بری بات ہے بیٹا آپکی دادی ہیں ایسے نہیں کہتے دادی کو، معصومہ شاہ نے فوراً اشمل کو ٹوکا تھا۔

اچھا مام سوری غلطی ہوگی لیکن آپکو تو پتہ ہے نہ میری دادی تو بس میری ہیں، اس لیے مزاق کر لیتی ہوں۔

چلیں آپ سب لوگ ہاتھ منہ دھولیں کھانا لگا دیا ہے میں نے، اس سے پہلے کہ اشمل ابھی مزید دافی کو تنگ کرتی رومانہ شاہ نے ہال میں آتے ہوئے کھانے کا کہا تھا۔



## Classic Urdu Material

جس پہ سب ہی اٹھ کے چل پڑے تھے اور اشمٰل فوراً رومانہ شاہ کے پاس جا پہنچی تھی۔  
ماما سچ بتائیں یہ آپکے بیٹے کو کیا ہوا ہے آج؟ آتے ہی مجھ سے لڑائی کی اور اب میرا اور  
دادی کا رومینس دیکھ کے اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔

وہ غصے میں ہے بہت اور تم اب زرا دور رہنا اس سے، تنگ مت کرنا، ورنہ ابھی جو دو گھنٹے  
پہلے تمہاری وجہ سے اماں جان نے اسے سنائی تھیں انکا بدلہ لے گا تم سے۔ رومانہ نے فوراً  
اشمٰل کو وارن کیا تھا جانتی تھیں کہ اشمٰل اب پھر سے کچھ ایسا کرے گی جس سے ازان کو  
غصہ آئے۔

ارے ماما آپکو تو پتہ ہے نہ آپکی بیٹی کتنی معصوم ہے، کبھی کسی کو تنگ کیا ہے بھلا جو آپکے بیٹے  
کو تنگ کروں گی، آپ دیکھئے گا دس فٹ کے فاصلے پہ رہوں گی اس سے۔

(آپکو کیا پتہ ماما آپکے بیٹے میں تو میری جان ہے، اسے دیکھا ہے تو سمجھیں مجھ میں جان آگئی  
ہے لیکن وہ ہے کہ سمجھتا ہی نہیں) اشمٰل دل ہی دل میں رومانہ شاہ سے بولی تھی۔

اب تم کن سوچوں میں گم ہو گئی ہو؟ رومانہ شاہ نے اشمٰل کا بازو ہلایا تھا۔

## Classic Urdu Material

ارے ماما کہیں نہیں بس یہی سوچ رہی تھی کہ اگر میں آپکے بیٹے سے دس فٹ کا فاصلہ نہ رکھوں تو اسے کرنٹ تو نہیں لگے گا نہ؟ اشمیل نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تھا۔

مطلب کہ تمہارے دماغ میں پھر کوئی کھچڑی پک رہی ہے؟ خبردار اشمیل جو تم نے ازان کو تنگ کیا تو ورنہ میں ارمان کو کال کر کے تمہاری شکایت لگا دوں گی، رومانہ شاہ جو کچن سے پانی لینے جا رہی تھیں اشمیل کی بات سن کے فوراً اسے دھمکی دی تھی۔

ارے ماما ایک تو آپ بھیا کو میری شکایتیں بہت لگاتی ہیں، اب میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔

ہاں جانتی ہوں کچھ نہیں کیا لیکن تم کچھ نہ کرو اسی لیے پہلے سے وارن کر رہی ہوں، پچھلی دفعہ بھی تمہاری وجہ سے ازان جلدی چلا گیا تھا، اب پھر تم اسے تنگ کرو گی تو وہ پھر ناراض ہو کہ چلا جائے گا، اس گھر کا ایک بیٹا تو پڑھائی کی وجہ سے مجبور ہے دوسرے ملک سب سے دور جا بیٹھا ہے لیکن دوسرے بیٹے کو کیوں نہیں ٹکنے دیتی تم؟

## Classic Urdu Material

نہ تنگ کیا کرو اسے اتنا، پیار محبت سے رہا کرو اس سے معصومہ شاہ نے اشمل کو لیکچر دیا تھا جب کہ جانتی تھیں کہ اس پہ کوئی اثر نہیں ہوگا، سب کے لاڈ پیار نے اسے من موجی بنا دیا تھا۔

ازان جیسے ہی باتھ روم سے نکلا تھا اس نے بیڈ پہ سرخ گلاب رکھے دیکھے تھے، اور انہیں دیکھتے ہی اس کا منہ بن گیا تھا، اس نے گلاب اٹھائے تھے اور غصے سے نکلنے ہی لگا تھا کمرے سے کہ آگے سے اشمل آگئی تھی۔

لیجئے آپ کے لیے گرما گرم چائے حاضر ہے۔

یہ پھول تم نے رکھے ہیں میرے کمرے میں؟ اشمل کی بات نظر انداز کر کے ازان نے غصے سے پوچھا تھا،

جب پتہ ہے کہ میں نے رکھے ہیں اور میرے علاوہ کسی کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی تو پوچھ کیوں ریے ہو؟

اور تم اچھی طرح جانتی ہو کہ مجھے تمہارے پھولوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے،

## Classic Urdu Material

اس لیے آئندہ ایسا کبھی مت کرنا۔

اور تم جانتے ہو کہ تمہیں پھول دینا مجھے اچھا لگتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے اشمیل اسے ہاتھ سے سائڈ پہ کرتی اس کے کمرے میں آئی تھی اور چائے بیڈ کی سائڈ ٹیبل پہ رکھی تھی۔

رکھ دی چائے، یہ پکڑوا اپنے پھول اور نکلو میرے کمرے سے ابھی۔ ازان نے اسکا ہاتھ پکڑ کے کمرے سے باہر نکالا تھا۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے نکل جاتی ہوں لیکن جلد ہی اس کمرے میں آؤں گی اور لانے والے بھی تم خود ہو گے، اشمیل نے واپس ازان کے پاس آتے ہوئے کہا تھا۔

یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ تم اس کمرے میں تھا

گی، اس کمرے میں وہی آئے گی جسے میں چاہوں گا، جس سے میں محبت کروں گا۔

ازان نے فوراً اشمیل کو خود سے دور کیا تھا۔

ایک بات یاد رکھنا ازان شاہ تم پہ اور اس کمرے پہ صرف میرا حق ہے، اگر تمہارے دماغ کچھ ایسا ویسا چل رہا ہے یا کسی کے ساتھ کوئی چکر چلا رہے ہو تو ختم کر دو کیونکہ تم اشمیل شاہ کی محبت ہس، اور اشمیل کسی کو اپنی چیز نہیں دیتی تو محبت کسی اور کو سونپنے کا سوال ہی پیدا

## Classic Urdu Material

نہیں ہوتا، اس لیے یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ تم اشمل شاہ کے ہو صرف اور صرف اشمل شاہ کے، اشمل نے فوراً غصے سے ازان کا گریبان پکڑ کے اسے وارن کیا تھا اور وہاں سے چلی گئی تھی۔

دیکھتا ہوں میں بھی کہ تم مجھے کیسے حاصل کرتی ہو، یہ کہتے ہوئے ازان سے زور سے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا تھا، اور بیڈ پہ گر گیا تھا۔

جی بابا سائیں آپ نے ہمیں بلا یا سب خیریت تو ہے نہ؟ علی شاہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا۔

جہاں پہلے سے ہی سب موجود تھے، اور ہمیشہ کی طرح اشمل دادا کے بازو سے لگی بیٹھی تھی۔

ہاں ہاں آؤ بیٹھو، خیریت ہی ہے، میں نے یہ بتانا تھا کہ اشمل کا داخلہ یونیورسٹی میں کروادیا ہے، اسی میں جہاں ازان تعلیم حاصل کر رہا ہے، اس لیے کہ ازان کے ہوتے ہوئے اشمل کو کوئی پریشانی نہ ہو اور ہمیں بھی تسلی رہے کہ اشمل اکیلی نہیں ہے۔

## Classic Urdu Material

لیکن بابا سائیں اشمل اتنا پڑھ کے کیا کرے گی؟ اود شاہوں کی سیٹیاں کب یونیورسٹی گئیں ہیں جو آپ نے اشمل کا داخلہ کروادیا؟ ازان فوراً بولا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ نہیں بولا تو پھر ایسا ہی ہو گا اود اسے اشمل کو برداشت کرنا پڑے گا۔

تمہارا سوال اچھا ہے؟ لیکن یہ بتاؤ تم کیوں تعلیم حاصل کر رہے ہو؟ کیا ہمارے خاندان کو اسکی ضرورت ہے کہ تم اتنا پڑھو اور چند ہزار کے لیے نوکریاں کرتے پھرو، اللہ کا دیاسب کچھ ہے اتنا ہے کہ تم کچھ نہ بھی کرو تمہاری اگلی نسلیں جھج بیٹھ کہ کھا سکتی ہیں۔

اور رہی بات یہ کہ شاہوں کی سیٹیاں یونیورسٹی نہیں گئیں تو بیٹا جی شاہوں کے پاس بیٹی کی نعمت تھی ہی کب کہ وہ اسے بھجے، اب اگر اللہ نے بیٹی دی ہے تو یہ جاہلانہ سوچ کہ بیٹی ہے تو پڑھ کے کیا کرے گی اسی کو ختم کرنا ہے، بیٹی کو اعلیٰ تعلیم دینی ہے۔

جیسے آپکی مرضی بابا سائیں، یہ کہہ کہ ازان چپ ہو گیا تھا۔

رکوازان ہماری بات ابھی ختم نہیں ہوئی، ازان جانے ہی لگا تھا کہ بابا سائیں نے اسے روک لیا تھا۔

## Classic Urdu Material

ازان واپس مڑ کے اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا تھا۔

ہم نے اور تمہاری دادی سائیں نے ایک اور فیصلہ کیا ہے، وہ یہ کہ اشمیل کے یونیورسٹی جانے سے پہلے تمہارا اور اشمیل کا نکاح کر دیا جائے۔

ہاں شادی تم دونوں کی تعلیم کے بعد ہوگی۔

لیکن دادا سائیں آپ اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں، میں اشمیل سے نکاح نہیں کر سکتا، آپ کسی سے بھی اسکا نکاح کر دیں کمی نہیں ہے اسے رشتوں کی، جسے بھی کہیں گے وہ اپنی خوش قسمتی سمجھے گا، لیکن میں اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

اگر اشمیل سے نکاح کسی کی بھی خوش قسمتی ہے، تو وہ خوش قسمت تم کیوں نہیں بن سکتے ازان شاہ؟ بابا سائیں فوراً غصے میں آئے تھے۔

دادا سائیں میں اشمیل کو پسند نہیں کرتا، اس لیے مجھے اس سے شادی نہیں کرنی، میں اپنی پسند سے شادی کروں گا یہ میرا فیصلہ ہے۔ یہ کہتے ہی ازان اٹھ کے وہاں سے چلا گیا تھا۔

علی اور رومانہ بہو جاؤ سمجھاؤ اپنے بیٹے کو، نکاح تو اسکا اشمیل سے ہی ہوگا اور ہر حال میں ہوگا۔

## Classic Urdu Material

بابا سائیں اگر ازان نہیں چاہتا تو رہنے دیں، زبردستی نہ کریں، اشمیل کے لیے ہم کہیں باہر رشتہ دیکھ لیتے ہیں، آخر کو اس خاندان کی وارث ہے کوئی بھی اچھا رشتہ مل جائے گا، لیکن ازان کے ساتھ زبردستی نہ کریں۔ حسن شاہ نے بابا سائیں کو غصے میں دیکھ کر فوراً کہا تھا کہ وہ ازان پہ زبردستی نہ کریں، جانتے تھے کہ زبردستی کے رشتے بنانا تو آسان ہوتا ہے لیکن انہیں نبھانا بہت مشکل ہوتا ہے، لیکن وہ یہ بات اپنے بابا سائیں سے کیسے کہتے۔

زبردستی کے رشتوں میں کوئی چاہت نہیں ہوتی بابا، ازان شادی تو کر لے گا لیکن وہ کبھی اشمیل کو عزت نہیں دے گا، ہر قدم پہ ذلت ملے گی اسے بابا سائیں اور اپنی بیٹی کو اب تک اتنی عزت دینے کے بعد میں زبردستی کے رشتے میں نہیں باندھ سکتا، میں کیسے اسے اس اذیت میں دیکھ سکوں گا، بابا سائیں کا فیصلہ سنتے ہی حسن شاہ نے اس رشتے سے انکار کیا تھا۔

تم سے مشورہ کس نے مانگا ہے حسن شاہ، اس گھر کے بڑے ہم ہیں فیصلہ بھی ہمارا ہوگا، اشمیل تم سے زیادہ ہماری بیٹی ہے اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس کے لیے کیا اچھا ہے اور کیا نہیں۔

بابا سائیں نے حسن شاہ کو جھڑک دیا تھا۔



## Classic Urdu Material

علی شاہ اور رومانہ بہو جاؤ سمجھا لو اپنے بیٹے کو اپنے لفظوں میں، اسکی شادی اشمیل سے ہی ہو گی، اور تم دونوں جانتے ہو کہ یہ فیصلہ ہمارا اب کا نہیں ہے اس وقت ہے جب اشمیل پیدا ہوئی تھی، پہلے تو ہم نے سوچا تھا کہ دونوں کو کچھ وقت دیں گے پھر نکاح کریں گے لیکن ازان کے انکار کے بعد ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ دونوں کا کل ہی نکاح ہوگا، جاؤ جا کہ بتادو ازان کو اور اگر اسے انکار ہے تو پھر بتادینا اسے کہ اسکا ہم سے کوئی رشتہ نہیں اور اس گھر سے بھی۔

بابا سائیں نے اگلے ہی پل فیصلہ سنا دیا تھا۔

جاؤ رومانہ تم سمجھاؤ اسے، میں گیا تو پھر مجھے لگتا ہے کہ میں اسکے انکار پہ اسے نقصان نہ پہنچا دوں، علی شاہ نے جانے سے انکار کرتے ہوئے کہا تھا، جس پہ رومانہ خاموشی سے ازان کے کمرے کی طرف اٹھ کہ چل دی تھیں۔

ازان غصے میں اپنے کمرے میں ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا کہ اسکے کمرے کا دروازہ ناک ہوا تھا۔

## Classic Urdu Material

کون ہے آجاؤ۔

اور جیسے ہی اس نے اشمٰل کو دیکھا تھا فوراً غصے سے اسکی طرف بڑھا تھا اور بازو سے پکڑ کے دیوار سے جا لگایا تھا۔

تم، تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں آنے کی، ازان نے دیوار پہ زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا۔

اشمٰل ڈر کے مارے اور بھی پیچھے دیوار سے جا لگی تھی۔

بولو اب بولتی کیوں نہیں۔

دیکھو تم غصہ کیوں کر رہے ہو؟ یہ تو شروع سے طے تھا۔ اشمٰل نے اسکا حصار ختم کرتے ہوئے کہا تھا۔

کس نے کیا طے ہاں بتاؤ؟ میں نے کبھی کہا تم سے کہ میں تم سے شادی کروں گا۔ ازان نے پھر سے اسکے گرد حصار باندھا تھا۔

## Classic Urdu Material

یہ داد اسائیں کا فیصلہ ہے اور بہتر ہو گا تم مان جاؤ کیونکہ یہ صرف داد اسائیں کا فیصلہ نہیں میری زندگی کا فیصلہ ہے، تم میری محبت ہو ازان اور میں اپنی محبت سے دستبردار ہو جاؤں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا سمجھے تم۔ اشمٰل نے بھی غصے سے کہتے ہوئے ازان کو دھکا دیا تھا۔ میں بھی دیکھتا ہوں کہ ایسا کیسے ہوتا ہے، جاؤ جا کہ جو کرنا ہے کرو، یہ کہتے ہی ازان نے اشمٰل کو بازو سے پکڑ کر کھینچا تھا۔

چھوڑ مجھے، کیا کر رہے ہو، جنگلی ہو گئے ہو کیا؟ اشمٰل نے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تھا۔

ابھی میں جنگلی ہوا نہیں ہوں، آرام سے کہہ رہا ہوں کہ خود منع کر دو، اور آئندہ میرے کمرے کے پاس بھی نہ آنا ورنہ بہت برا پیش آؤں گا سمجھی تم، یہ کہتے ہوئے ازان نے اشمٰل کو اپنے کمرے سے باہر دھکا دیا تھا۔ اور دروازہ بند کر لیا تھا۔ اشمٰل بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی تھی۔

میں بھی دیکھتی ہوں ازان شاہ کہ تم یہ نکاح کیسے نہیں کرتے، تم اشمٰل شاہ کو کیسے ٹھکرا سکتے ہو، بہت غلط کر رہے ہو اپنے ساتھ۔

## Classic Urdu Material

اشمل نے اس کے بند دروازے کو دیکھ کہ غصے سے کہا تھا اور وہاں سے چلی گئی تھی۔

---

ازان نے ابھی اشمل کو کمرے سے نکال کے مڑ کے پانی کا گلاس اٹھایا ہی تھا کہ اسکا دروازہ پھر سے بجا تھا۔

تم سے کہانہ میں نے کہ دفعہ ہو جاؤ نہیں کرنی مجھے تم سے کوئی بات، ازان نے دروازے کھولتے ہی غصے سے بولا تھا، لیکن سامنے اپنی ماں کو دیکھ کہ ایک دم چپ ہو گیا تھا اور ایک دم شرمندہ ہو کہ سائڈ پہ ہوا تھا۔

یہ کیا طریقہ تھا ازان؟ رومانہ نے ازان کے سائڈ پہ ہوتے ہی اندر آتے ہوئے کہا تھا۔  
سوری ماما وہ بس اشمل پہ غصہ آگیا تھا۔

کیوں کرتے ہو تم اتنا غصہ جتنا وہ تمہارا خیال کرتی ہے اتنا تم اس سے لڑتے ہو، یہ بات ابھی تک بابا سائیں تک نہیں پہنچی جس دن انہیں پتہ چلا نہ کی تم اشمل کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہو وہ تمہیں جان سے مار دیں گے۔

ماما آپ دادا سائیں کو منائیں مجھے نہیں کرنی اشمل سے شادی۔

## Classic Urdu Material

ازان نے ماں کی منت کرتے ہوئے کہا تھا۔

لیکن تم اس سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہتے، آخر برائی کیا ہے اشمیل میں۔

یہ میں آپکو نہیں بتا سکتا ابھی آپ پلیز باباجان سے بات کریں کہ وہ داد اسائیں سے بات کریں۔

تمہارے اس طرح وہاں سے اٹھ کے آنے پہ تمہارے باباجان ویسے ہی غصے میں ہیں، کیوں تم پریشان کر رہے ہو، مان جاؤ، تم بہت اچھی زندگی گزارو گے اشمیل کے ساتھ۔

ماما آپ میری بات کیوں نہیں سمجھ رہیں، آپکا اکلوتا بیٹا ہوں لیکن آپ میری بجائے اشمیل کی سائڈ لیے جارہی ہیں مسلسل۔

کوئی وجہ بھی تو آخر، ایسے کیسے منع کریں، بابا سائیں کل تمہارا نکاح فائنل کر دیا ہے، کل تمہارا اشمیل سے نکاح ہے اور اگر تم انکار کرتے ہو تو تمہیں یہ گھر اور رشتے سب چھوڑنا ہوگا، اس لیے میرے بچے مان جاؤ، اپنا نقصان مت کرو۔

ٹھیک ہے میں سب کچھ چھوڑ دوں گا دادار کھیں اپنی اس لاڈلی کو اپنے پاس، میں آپکو اور باباجان کو ساتھ لے جاؤں گا۔

## Classic Urdu Material

تمہارا دماغ ہل گیا ہے، اب تم اپنی ضد میں ہم دونوں بہنوں کو الگ کر دے اور دونوں بھائیوں کو بھی، اس گھر کو توڑ دے تم نے ایسا سوچا بھی کیسے؟

تو کیا کروں میں ماما مجھے بس کسی بھی حال میں اشمٰل سے شادی نہیں کرنی۔

دیکھو ازان وہ اس گھر کی اکلوتی بیٹی ہے، ہمیشہ اس کی ہر خواہش پوری کی گئی ہے اسے صرف محبت ملی ہے اس گھر سے اب تم انکار کر لے اسے کیسے تکلیف دے سکتے ہو، جب کہ تم جانتے ہو وہ تمہیں پسند کرتی ہے۔

اکلوتی بیٹی ہے، اچھی طرح جانتا ہوں، اس گھر کی ایک بیٹی اور بھی ہوتی آج اگر آپ کو اشمٰل دھکا نہ دیتی تو، اسکی وجہ سے میں نے اپنی بہن کھوی تھی اسے میں اپنی زندگی کا حصہ کبھی نہیں بنا سکتا، آپ اور بابا جان بھول سکتے ہیں لیکن میں کبھی نہیں۔

ازان نے آخر ماں کے سامنے اشمٰل سے اپنی نفرت کی وجہ بتا ہی دی تھی۔

اور رومانہ شاہ اسکی بات سن کر ششدر تھی کہ ایک حادثے کو وہ کیا سمجھ بیٹھا تھا اور اسی وجہ سے وہ اشمٰل کی محبت ٹھکرا رہا تھا

# Classic Urdu Material

جاری ہے

CLASSIC URDU MATERIAL

Classic Urdu Material | by **Sidra Choudhary**

**Umeed E Etabar (Episode 1 to 5)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*